15 سو ویں جشنِ میلاد کے مبارک موقع کی مناسبت سے

کَلَامُ

خَمْسَةَ عَشَرَ اَصْحَاب

فِیْ

اَوْصَافِ النَّبِیِّ وَالْاَنْسَاب

معروف بہ

پندرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی میلادیہ نعتیں



ازقلم حقیقت رقم:

صاحبزادہ محمد ضیاء الحق قادری رضوی

(خلیفہ مجاز سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ معطریہ)

مجاہدِ اہلِ سنت پبلی کیشنز گوجرخان

مجاہد اہلِ سنت

0312 5055259

WEB EDITION

15 سوویں جشنِ میلاد کے مبارک موقع کی مناسبت سے

کَلَامُ خَمْسَۃَ عَشَرَ اَصْحَاب
فِیْ
اَوْصَافِ النَّبِیِّ وَالْاَنْسَاب

معروف بہ

پندرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی میلادیہ نعتیں

از قلم حقیقت رقم:

صاحبزادہ محمد ضیاء الحق قادری رضوی

(خلیفۂ مجاز سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ معطریہ)

مجاہدِ اہل سنت پبلی کیشنز

(گوجر خان پاکستان)

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِہٖ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

صَلَاةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ الله

کتاب:	کلام خمسة عشر اصحاب فی اوصاف النبی والانساب
	(پندرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی میلادیہ نعتیں)
تحریر:	صاحبزادہ محمد ضیاء الحق قادری رضوی
سنِ اشاعت:	2025ء/1447ھ
ناشر:	مجاہدِ اہلِ سنت پبلی کیشنز گوجر خان

انتساب:

والدِ محترم

مجاہدِ اہلِ سنت علامہ

قاری محمد یٰسین چوہان

رحمۃ اللہ علیہ

(مرکزی خطیب گوجر خان)

کے نام

جن کی زندگی عشقِ مصطفیٰ کی خوشبوئیں بکھیرتے ہوئے گزری۔

فہرست

عرضِ ناشر

قولِ حق

اہلِ اسلام ہمیشہ سے حضور سرورِ عالم ﷺ کی اس کائنات میں جلوہ گری پر خوشیاں مناتے رہے ہیں اور ہر آنے والے سال میں پچھلے سال کی نسبت زیادہ جوش و خروش سے یومِ میلاد منایا جاتا رہا ہے۔ مگر امسال (1447ھ) کا جشنِ میلاد اس لحاظ سے بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے کہ جانِ کائنات ﷺ کی تشریف آوری کے بعد پندرہ صدیاں مکمل ہو رہی ہیں۔اس نسبت سے ہر مسلمان اپنے اپنے انداز میں کچھ منفرد انداز میں یہ دن منانے کے لیے کوشاں ہے۔

خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ پروفیسر محمد افروز قادری چریا کوٹی نے پندرہ سو ختمِ دلائل الخیرات شریف کا تحفہ بارگاہِ نبوی میں پیش کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اللہ کے فضل سے احقر کو ان کے دیئے ہوئے پروگرام کے تحت ایک ہی نشست میں مکمل دلائل الخیرات شریف پڑھنے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ ہادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل کے سربراہ استاذ التحقیق والتصنیف علامہ راشد علی عطاری مدنی مدظلہ نے پندرہ سو عنواناتِ سیرت پر مشتمل "التخصص فی السيرة النبوية" کورس جاری فرمایا۔ اس میں بھی شرکت کی سعادت اللہ کریم نے عطا فرما دی ہے۔ اکابرین کے طرزِ عمل کی پیروی میں احقر نے بھی کوشش کی ہے کہ کچھ منفرد تحفہ تیار کیا جائے۔ چنانچہ پندرہ صدیوں کی مناسبت سے پندرہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا وہ نعتیہ کلام جس میں پیارے آقا و مولیٰ ﷺ کے میلاد شریف اور آپ کے پاک نسب کا تذکرہ بڑے ہی والہانہ انداز میں کیا گیا ہے جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ صحابہ کرام جس طرح میلادِ مصطفیٰ کے تذکروں سے اپنی محافل کی رونق دوبالا کیا کرتے تھے ایسے ہی آپ ﷺ کی مدینہ طیبہ میں تشریف آوری کی خوشیاں بھی مناتے تھے، چنانچہ تین کلام اس حوالے سے بھی شامل کر دیئے ہیں۔ اللہ کرے کہ آقا کریم ﷺ کی بارگاہ میں یہ عاجزانہ تحفہ قبولیت کا شرف پالے اور احقر اور اس کے والدین کی نجات کا سبب بن جائے۔

اس مجموعۂ کلام کے لیے بے حد خوبصورت نام " **کلام خمسة عشر اصحاب فی اوصاف النبی والانساب** " تجویز کرنے پر استادِ محترم سیدی و سندی شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت مفتی ڈاکٹر عارف محمود خان معطر قادری مدظلہ (بانی عالمی جامعہ قادریہ میانوالی) کا خصوصی شکریہ ادا کرتے ہوئے دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کا فیض سارے عالم میں عام کر دے۔ آمین۔

جس وقت میں نے یہ مسودہ مکمل کیا برادرِ اکبر پیر طریقت علامہ قاری محمود الحسن اویسی قادری مدظلہ (مرکزی خطیب گوجرخان) اس وقت مدینہ طیبہ میں حاضر تھے۔ بذریعہ وٹس ایپ مسودہ انہیں بھیجا۔ انہوں نے پہلا کلام ریاض الجنہ میں بیٹھ کر اور بقیہ کلام مسجدِ نبوی میں بیٹھ کر کریم و رحیم آقا ﷺ کو سنایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین

صحابہ کرام کی میلادیہ نعتیں

1- حضرت سیدنا اُصَید بن سَلَمَۃ السُّلَیمی رضی اللہ عنہ

آپ کا تعلق قبیلہ بنی سُلَیم سے تھا۔ نبی کریم ﷺ کے بھیجے ہوئے لشکر کے ذریعے گرفتار ہوئے اور حاضرِ بارگاہ کیے گئے، نبی کریم ﷺ نے دعوتِ اسلام دی تو مسلمان ہو گئے۔ قبولِ اسلام کے بعد نبی کریم ﷺ کی اجازت سے اپنے بوڑھے والد کو آپ نے درج ذیل خط لکھا جسے پڑھ کر وہ بھی کشاں کشاں بارگاہِ رسالت میں پہنچے اور اسلام کے دامنِ کرم میں داخل ہو گئے۔ یہ خط حمد، نعت اور دعوتِ اسلام کا حسین امتزاج لیے ہوئے ہے اور میلاد کی خوشی بھی اس سے چھلک رہی ہے:

اِنَّ الَّذِی سَمَکَ السَّمَاءَ بِقُدْرَتِهٖ ‏ ‏ حَتّٰی عَلَا فِی مُلْکِهٖ فَتَوَحَّدَا

بَعَثَ الَّذِی لَا مِثْلَهٗ فِیْمَا مَضٰی ‏ ‏ یَدْعُو لِرَحْمَةِ النَّبِیِّ مُحَمَّدَا

ضَخْمُ الدَّسِیعَةِ کَالْغَزَالَةِ وَجْهُهٗ ‏ ‏ قَرْنًا تَأَزَّرَ بِالْمَکَارِمِ وَارْتَدٰی

فَدَعَا الْعِبَادَ لِدِینِهٖ فَتَابَعُوا ‏ ‏ طَوْعًا وَّ کَرْهًا مُقْبِلِینَ عَلَی الْهُدٰی

وَتَخَوَّفُوا النَّارَ الَّتِی مِنْ اَجْلِهَا ‏ ‏ کَانَ الشَّقِیُّ الْخَاسِرَ الْمُتَلَدِّدَا

وَاعْلَمْ بِاَنَّکَ مَیِّتٌ وَّ مُحَاسَبٌ ‏ ‏ فَاِلٰی مَتٰی هٰذِی الضَّلَالَةُ وَالرَّدٰی[1]

---

[1] ابو الحسن علی بن محمد الجزری، **اسد الغابة فی معرفة الصحابة**، دار الفکر بیروت، 1970، ص 121/1

- یقیناً وہ (اللہ) جس نے اپنی قدرت سے آسمان کو بلند کیا اور اپنی بادشاہت میں یکتا و بے شریک ہے۔
- اس نے ایک ایسے شخص کو نبی بنا کر بھیجا جس کی مثل اگلوں میں بھی کوئی نہیں ہے، وہ نبی محمد ﷺ لوگوں کو رحمت کی طرف بلاتے ہیں۔
- کشادہ پیشانی والے، ہرنی کی مانند حسین چہرے والے ہیں، وہ ایسے قرابت دار ہیں جنہوں نے مکارمِ اخلاق کی (راہ میں) کمر باندھی اور وقار کا لباس زیب تن کیا۔
- پس انہوں نے بندوں کو اپنے دین کی طرف بلایا تو وہ لوگ رغبت اور مغلوبِ حجت ہو کر راہِ ہدایت کی طرف لپک پڑے۔
- اور لوگ اس آگ سے ڈر گئے جس کے سبب بدبخت شخص گھاٹے میں پڑا اور اضطراب و بیقراری کا شکار ہوا۔
- ابا جان! جان لیجیے کہ آپ بھی مرنے والے ہیں اور آپ سے بھی حساب لیا جائے گا تو کب تک آپ اس گمراہی اور ہلاکت میں پڑے رہیں گے؟

2- حضرت سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ دربارِ رسالت کے سب سے معروف شاعر تھے۔ آپ نے ایک سو بیس سال عمر پائی، ساٹھ سال دورِ جاہلیت کے اور پھر ساٹھ سال اسلام کے۔ نبی کریم ﷺ اور اسلام کی مخالفت میں جب بھی کوئی کافر اشعار لکھتا تو آپ فورًا اپنے اشعار سے ایسا دندان شکن جواب دیتے کہ پھر اس سے جواب نہ بن پڑتا۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو حکم فرمایا کہ مشرکین کو ان کی ہجو کا جواب دو جبریل تمہارے ساتھ ہیں۔

رحمتِ عالم ﷺ کے میلاد کے تذکرے بھی آپ کے کلام میں جابجا ستاروں کی مانند جگمگا رہے ہیں۔ آیئے آپ کے کلام کا لطف لیتے ہیں:

وَ اَحۡسَنُ مِنۡكَ لَمۡ تَرَقَطُّ عَيۡنِىۡ   وَ اَجۡمَلُ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقۡتَ مُبَرَّاً مِّنۡ كُلِّ عَيۡبٍ   كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَا تَشَاءُ[2]

- میری آنکھ نے آپ ﷺ جیسا حسین دیکھا ہی نہیں (کیونکہ) کسی عورت نے آپ ﷺ سے زیادہ حسین و جمیل جنا ہی نہیں۔
- آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک تخلیق کیا گیا، گویا کہ آپ کو آپ کی مرضی سے تخلیق کیا گیا ہے۔

---

[2] حسان بن ثابت الانصاری، **دیوان حسان بن ثابت**، دار الکتب العلمیہ بیروت، 1994، ص21

اَغَرُّ عَلَيْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ   مِنَ اللّٰهِ مَشْهُودٌ يَلُوحُ وَيُشْهَدُ
وَ ضَمَّ الْاِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ اِلَى اسْمِهٖ   اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِى الْخَمْسِ اَشْهَدُ
وَشَقَّ لَهٗ مِنِ اسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ   فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَ هٰذَا مُحَمَّدُ
نَبِيٌّ اَتَانَا بَعْدَ يَأْسٍ وَفَتْرَةٍ   مِنَ الرُّسُلِ وَالْاَوْثَانِ فِى الْاَرْضِ تُعْبَدُ
فَاَمْسٰى سِرَاجًا مُّسْتَنِيرًا وَّ هَادِيًا   يَلُوحُ كَمَا لَاحَ الصَّقِيلُ الْمُهَنَّدُ
وَ اَنْذَرَنَا نَارًا وَ بَشَّرَ جَنَّةً   وَ عَلَّمَنَا الْاِسْلَامَ فَاللّٰهَ نَحْمَدُ
وَ اَنْتَ اِلٰهَ الْخَلْقِ رَبِّىْ وَ خَالِقِىْ   بِذٰلِكَ مَا عَمَّرْتُ فِى النَّاسِ اَشْهَدُ
تَعَالَيْتَ رَبَّ النَّاسِ عَنْ قَوْلِ مَنْ دَعَا   سِوَاكَ اِلٰهًا اَنْتَ اَعْلٰى وَاَمْجَدُ
لَكَ الْخَلْقُ وَالنَّعْمَاءُ وَالْاَمْرُ كُلُّهٗ   فَاِيَّاكَ نَسْتَهْدِىْ وَاِيَّاكَ نَعْبُدُ[3]

- (نبی کریم ﷺ) پر مہرِ نبوت جگمگا رہی ہے، جو اللہ کی طرف سے ہے، ظاہر ہے اور گواہی دیتی ہے۔
- اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا دیا، جب مؤذن (دن میں) پانچ مرتبہ اذان میں کہتا ہے "میں گواہی دیتا ہوں"۔
- اور اللہ نے اپنے نام سے ان کا نام نکالا تاکہ ان کی عظمت ظاہر ہو، پس عرش کا مالک محمود ہے اور یہ محمد ﷺ ہیں۔
- جب (انسانیت ہدایت سے) ناامید ہو گئی تھی، رسولوں کی آمد کا وقفہ طویل ہو گیا تھا اور زمین میں بت پوجے جا رہے تھے تب اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا۔
- آپ ﷺ روشن چراغ اور ہدایت کا رستہ دکھانے والے بن کر تشریف لائے، ایسے چمکتے ہوئے جیسے صیقل شدہ تلوار کی دھار چمکتی ہے۔

---

[3] حوالہ سابقہ، ص54

- آپ ﷺ نے ہمیں نارِ جہنم سے ڈرایا، جنت کی بشارت دی اور ہمیں اسلام سکھایا۔ پس (اس نعمت کے ملنے پر) ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں۔
- اور (اے اللہ!) تو ہی مخلوق کا معبود، میرا رب اور میرا خالق ہے، میں جب تک زندہ رہا سب لوگوں کے سامنے اس بات کی گواہی دیتا رہوں گا۔
- اے انسانوں کے رب! تو اس بات سے بلند ہے کہ کوئی تجھے چھوڑ کر کسی اور کو معبود کہے، تو سب سے بلند اور سب سے زیادہ بزرگی والا ہے۔
- ساری مخلوق بھی تیری اور ساری نعمتیں بھی تیری جانب سے ہیں اور تمام امور تیرے ہی اختیار میں ہیں، پس ہم تجھ ہی سے ہدایت مانگتے ہیں اور تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کے ایک اور طویل قصیدے کے دو میلادی اشعار ملاحظہ کیجئے:

يَا بِكْرَ آمِنَةَ الْمُبَارَكِ بِكْرُهَا وَلَدَتْهُ مُحْصَنَةً بِسَعْدِ الْاَسْعُدِ

نُوْرًا اَضَاءَ عَلَى الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا مَنْ يُّهْدَ لِلنُّوْرِ الْمُبَارَكِ يَهْتَدِ[4]

- اے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے پہلوٹھے بابرکت فرزند! جسے انہوں نے انتہائی پاکیزگی اور عظیم سعادت سے جنم دیا۔
- آپ ﷺ ایک ایسا نور ہیں جس نے ساری مخلوق کو منور کر دیا اور جسے اس نور کی اقتدا نصیب ہوئی وہ ہدایت یافتہ ہو گیا۔

[4] حوالہ سابقہ، ص65

ایک اور خوبصورت میلادی نعت کے چند اشعار کا لطف لیجئے:

آلَیْتُ مَا فِی جَمِیْعِ النَّاسِ مُجْتَهِدًا   مِنِّیْ آلِیَّةَ بَرٍّ غَیْرِ اِفْنَادِ
تَاللهِ مَا حَمَلَتْ اُنْثٰی وَ مَا وَضَعَتْ   مِثْلَ الرَّسُوْلِ نَبِیِّ الْاُمَّةِ الْهَادِیْ
وَ لَا بَرَا اللهِ خَلْقًا مِنْ بَرِیَّتِهٖ   اَوْفٰی بِذِمَّةِ جَارٍ اَوْ بِمِیْعَادِ
مِنَ الَّذِیْ كَانَ فِیْنَا یُسْتَضَاءُ بِهٖ   مُبَارَكَ الْاَمْرِ ذَا عَدْلٍ وَّ اِرْشَادِ
مُصَدِّقًا لِّلنَّبِیِّیْنَ الْاُلٰی سَلَفُوْا   وَ اَبْزَلَ النَّاسِ لِلْمَعْرُوْفِ لِلْجَادِیْ
یَا اَفْضَلَ النَّاسِ اِنِّیْ كُنْتُ فِیْ نَهَرٍ   اَصْبَحْتُ مِنْهُ كَمِثْلَ الْمُفْرَدِ الصَّادِیْ[5]

- میں نے تمام انسانوں میں سے ایک ایسی نیکی کی کوشش کے ساتھ قسم کھائی ہے جو میری طرف سے سچی ہو اور کسی کمزوری یا ٹوٹ پھوٹ سے پاک ہو۔
- اللہ کی قسم! حضرت محمد ﷺ جیسا انسان کسی ماں نے نہیں جنا جو امت کے رسول اور ہدایت دینے والے بن کر تشریف لائے۔
- اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق میں ان جیسا کوئی پیدا نہیں کیا جو اپنی بات کا پکا اور وعدہ کو نبھانے والا ہو۔
- آپ ﷺ ہمارے درمیان روشنی کا ذریعہ تھے، برکت والے، انصاف کرنے والے اور خیر خواہی پھیلانے والے تھے۔
- آپ نے سابقہ انبیاء کی تصدیق فرمائی، اور لوگوں میں آپ سے بڑھ کر بھلائی اور سخاوت کرنے والا کوئی نہیں۔

[5] حوالہ سابقہ، ص66

- اے ساری مخلوق میں سب سے افضل ! میری مثال ایک شدید پیاس کے مارے شخص کی تھی، اور آپ نے ایک صاف، شفاف، ٹھنڈی نہر کی طرح اسے سیراب کر دیا۔

3- حضرت سیدنا ذباب بن حارث رضی اللہ عنہ

آپ کا تعلق قبیلہ سعد العشیرہ سے تھا۔ یہ قبیلہ فراص نامی بت کا پجاری تھا۔ سب لوگ فراص کی بہت تعظیم بجالاتے تھے۔ابنِ رقیبہ اس بت کے خادم تھے ،ان کے پاس ایک جن آیا کرتا تھا، ایک دن اس نے انہیں ایک خبر دی جو انہوں نے حضرت ذباب کو یوں سنائی:

یَا ذُبَابُ! یَا ذُبَابُ! اسْمَعِ الْعَجَبَ الْعُجَابَ، بُعِثَ مُحَمَّدٌ بِالْکِتَابِ، یَدْعُو بِمَکَّةَ فَلَا یُجَابُ

اے ذباب! اے ذباب! ایک نہایت عجیب بات سنو۔ محمد (ﷺ) کتاب (قرآن) کے ساتھ مبعوث کیے گئے، وہ مکہ میں دعوت دیتے ہیں، مگر (لوگ) ان کی بات نہیں مانتے!

حضرت ذباب رضی اللہ عنہ نے یہ خبر سن فراص کو توڑ دیا اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور یہ کلام سنایا:

طَبِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ اِذْ جَآءَ بِالْهُدٰی وَ خَلَّفْتُ فَرَّاصًا بِدَارِ هَوَانِ
شَدَدْتُ عَلَیْهِ شِدَّةً فَکَسَرْتُهٗ کَاَنْ لَّمْ یَکُنْ وَ الدَّهْرُ ذُوْ حَدَثَانِ[6]

- جب رسول اللہ ﷺ ہدایت کے ساتھ جلوہ گر ہوئے تو میں نے ان سے وفاداری کا عہد باندھا اور فراص نامی بت کو ذلت کے مقام پر چھوڑ دیا۔
- میں نے اس پر ایسا سخت وار کیا کہ اسے توڑ ڈالا، گویا کہ وہ تھا ہی نہیں۔اور زمانہ تو متغیر ہوتا ہی رہتا ہے۔

---

[6] الجزری، **اسد الغابة**، ص 15/2

4- حضرت سیدنا سواد بن قارب الدوسی رضی اللہ عنہ

آپ اسلام لانے سے قبل ایک کاہن تھے۔ آپ کو ایک جن نے نبی کریم ﷺ کی جلوہ گری کی خوشخبری بایں الفاظ سنائی کہ اے سواد ! اٹھ اور میری بات غور سے سن، اگر تو عقل رکھتا ہے تو اسے استعمال کر، لوئی بن غالب کے خاندان سے اللہ کے رسول مبعوث ہو چکے ہیں، وہ اللہ کی طرف اور اس کی عبادت کی طرف بلاتے ہیں۔ جن کی گفتگو کو آپ نے یوں نظم میں بیان کیا ہے:

عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَتَطْلَابِهَا وَشَدِّهَا العِيسَ بِأَقْتَابِهَا

تَهْوِىْ اِلٰى مَكَّةَ تَبْغِي الْهُدٰى مَا صَادِقُ الْجِنِّ كَكُذَّابِهَا

فَارْحَلْ اِلَى الصَّفْوَةِ مِنْ هَاشِمٍ لَيْسَ قُدَامَاهَا كَاَذْنَابِهَا

- میں جنات اور ان کی کاوشوں پر تعجب کرتا ہوں، اور اس پر کہ اونٹوں پر بھورے رنگ کے ٹاٹ ڈالے جارہے تھے۔
- وہ سب ہدایت کی جستجو میں مکہ کی جانب دوڑے جارہے تھے، ان میں کے برے اچھوں کی برابری نہیں کر سکتے۔
- تو بھی اٹھ اور بنو ہاشم کے اس برگزیدہ فرد کی طرف روانہ ہو جا، مؤمن جنات کافروں کی طرح نہیں ہیں۔

چنانچہ آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے دیکھتے ہی فرمایا "مرحبا اے سواد بن قارب، ہمیں معلوم ہے کہ کیسے اور کس لیے اور کس کے کہنے سننے سے آ

رہے ہو۔ "آپ نے عرض کی کہ میں نے کچھ اشعار کہے ہیں، اگر اجازت ہو تو عرض کروں؟ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا سواد! شوق سے کہو۔ چنانچہ آپ نے درج ذیل کلام سنایا:

اَتَانِی نَجِیّیْ بَعْدَ هَدْءٍ وَرَقْدَةٍ	وَلَمْ یَكُ فِیْمَا قَدْ بَلَوْتُ بِكَاذِبِ
ثَلَاثَ لَیَالٍ قَوْلُهُ كُلَّ لَیْلَةٍ	أَتَاكَ نَبِیٌّ مِّنْ لُؤَیّ بْنِ غَالِبِ
فَرَفَّعْتُ اَذْیَالَ الْاِزَارِ وَ شَمَّرَتْ	بِیَ الْعِرْمِسُ الْوَجْنَاءُ هُجُوْلَ السَّبَاسِبِ
فَاشْهَدُ أَنَّ اللهَ لَا شَیْءَ غَیْرُهُ	وَاَنَّكَ مَأْمُوْنٌ عَلٰی كُلِّ غَائِبِ
وَاَنَّكَ اَدْنَی الْمُرْسَلِینَ وَسِیلَةً	اِلَی اللهِ یَا ابْنَ الْاَكْرَمِینَ الْاَطَایِبِ
فَمُرْنَا بِمَا یَأْتِیْكَ مِنْ وَحْیِ رَبِّنَا	وَ اِنْ كَانَ فِیْمَا جِئْتَ شَیْبُ الذَّوَائِبِ
وَ كُنْ لِّیْ شَفِیْعًا یَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ	بِمُغْنٍ فَتِیْلًا عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ[7]

- میرا ہم راز (جن)، رات کو میرے سو جانے کے بعد میرے پاس آیا اور جہاں تک میں نے آزمایا، وہ اپنی خبر میں جھوٹا نہ تھا۔ (یعنی میرے پاس سچی خبر لے کر آیا تھا)
- وہ تین راتیں میرے پاس آتا رہا اور ہر رات آکر یہی کہتا رہا کہ لُؤیّ بن غالب میں نبی کریم ﷺ جلوہ گر ہو چکے ہیں۔
- تو میں نے اپنی تہبند کے پلو اٹھا لیے، اور میری مضبوط، تیز رفتار اور صحراؤں میں رواں اونٹنی نے مجھے لے کر سفر شروع کر دیا (اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا)۔

[7] یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر، **الاستیعاب فی معرفة الاصحاب**، مرکز هجر للبحوث والدراسات العربیة والاسلامیه مصر، 2019، ص355/6

- اب میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوااور کوئی رب نہیں،اور بے شک آپ ہر غائب پر امانت دار ہیں۔
- اور بے شک آپ تمام رسولوں میں سب سے زیادہ اللہ کے قریب وسیلہ ہیں،اے سب سے زیادہ معزز اور پاکیزہ لوگوں کے بیٹے۔
- پس ہمیں وہ حکم دیں جو آپ کے رب کی وحی سے آپ کے پاس آتا ہے، اگرچہ اس میں وہ بات ہو جس سے بال سفید ہو جائیں۔ (یعنی وہ کتنا ہی مشکل کام کیوں نہ ہو ہم اسے ضرور بجا لائیں گے)
- اور میرے لیے اس دن سفارشی بن جایئے گا جس دن کوئی دوسرا شفاعت کرنے والا سواد بن قارب کو ذرہ برابر بھی نفع نہ دے سکے گا۔

5- حضرت سیدنا عامر بن سنان رضی اللہ عنہ

آپ خیبر کے سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، غزوۂ خیبر میں ہی آپ نے شہادت پائی۔ دورانِ سفر نبی پاک ﷺ نے فرمایا "اترو اور ہمیں اپنے کچھ اشعار سناؤ" چنانچہ انہوں نے تعمیلِ حکم میں درج ذیل نعتیہ اشعار سنائے:

وَاللهِ لَوْ لَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَ لَا تَصَدَّقْنَا وَ لَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنَّ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَ ثَبِّتِ الْاَقْدَامِ اَنْ لَاقَيْنَا
اِنَّا اِذَا قَوْمٌ بَغَوْا عَلَيْنَا وَ اِنْ اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا[8]

- اللہ کی قسم (اے سردارِ دوعالم) اگر آپ نہ ہوتے تو ہم لوگ (کبھی) ہدایت نہ پاتے، اور نہ زکوۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔
- پس (اے اللہ) ہم پر اطمینان نازل کر اور جب ہم دشمن کے مقابل ہوں تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔
- بے شک جب کوئی قوم ہم پر بغاوت کرتی ہے اور اگر وہ فتنے کا ارادہ کریں تو ہم ڈٹ کر ان کا انکار کرتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے یہ کلام سن کر ان کو رحمت کی دعا دی تو سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا واللہ (اب ان پر) رحمت واجب ہو گئی۔ پھر انہیں مخاطب کر کے فرمایا "کاش تم ہمیں بھی اس رحمت سے کچھ حصہ دے دیتے"۔

[8] الجزری، **اسد الغابة**، ص 21/3

6- حضرت سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

کریم و رحیم آقا ﷺ کے چچا جان حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئے۔ غزوۂ تبوک سے واپس آ کر مسجدِ نبوی شریف میں آپ نے نعت سنانے کی اجازت چاہی تو رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قُلْ، لَا یَفْضُضِ اللہُ فَاكَ "سنایئے، اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کی مہر نہ توڑے (یعنی آپ کے دانت سلامت رہیں، چہرہ خوبصورت رہے)"

حضرت سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی اس نعت میں میلاد کے ساتھ ساتھ نورِ محمدی کے سفر کو بڑی خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے:

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِی الظِّلَالِ وَ فِی — مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ
ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادِ لَا بَشَرٌ اَنْتَ — وَلَا مُضْغَةٌ وَّ لَا عَلَقُ
بَلْ نُطْفَةٌ تُرْكَبُ السَّفِيْنَ وَ قَدْ — اَلْجَمَ نَسْرًا اَوْ اَهْلَهُ الْغَرَقُ
تُنْقَلُ مِنْ صَالِبٍ اِلٰى رَحِمٍ — اِذَا مَضٰى عَالَمٌ بَدَا طَبَقُ
حَتّٰى احْتَوٰى بَيْتَكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ — خِنْدِفٍ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ
وَ اَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَّ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ — وَضَاءَتْ بِنُورِكَ الْاُفُقُ
فَنَحْنُ فِی ذٰلِكَ الضِّيَاءِ وَفِی النُّورِ — وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ[9]

---

[9] حوالہ سابقہ، ص606/1

ابو عبداللہ الحاکم، **المستدرك على الصحيحين**، دارالحرمین قاہرہ، 1997، ص401/3

- جب (حضرت آدم و حضرت حوا علیہما السلام جنت میں) اپنے جسموں کو پتوں سے ڈھانپ رہے تھے آپ اس سے بھی پہلے (جنت کے) سایوں میں پاکیزہ تھے۔
- پھر آپ (ان کے ساتھ ہی) زمین پر اترے، اس حال میں کہ نہ آپ (عام) بشر تھے نہ (ابتدائی) گوشت کا لوتھڑا، اور نہ (رحم میں جمی ہوئی) خون کی بوند۔
- بلکہ آپ تو وہ (نورانی) نطفہ تھے جو (حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ) کشتی میں سوار ہوا جبکہ غرق (طوفان) نے نسر (بت کو) اور اس کے پوجنے والوں کو باندھ دیا تھا۔
- آپ (مقدس) پشتوں سے (پاکیزہ) ارحام میں منتقل ہوتے رہے، جب ایک دور ختم ہوتا تو دوسرا ظاہر ہو جاتا۔
- یہاں تک کہ آپ کا گھرانہ (قریش) جو آپ کے فضل پر گواہ ہے خندف (قبیلہ) میں بلند مقام پر آگیا، جس کے نیچے سب زبانیں جھک گئیں۔
- اور جب آپ کی ولادت ہوئی تو زمین جگمگا اٹھی اور آپ کے نور سے آسمان کے کنارے روشن ہو گئے۔
- اور ہم اسی ضیاء اور نور کے صدقے میں ہدایت کے راستوں پر گامزن ہیں۔

دیابنہ کے حکیم الامت آنجہانی اشرفعلی تھانوی نے نشر الطیب میں اس قصیدے میں پانچویں نمبر پر یہ شعر بھی دیا ہے (ترجمہ بھی انہی کا ملاحظہ کیجئے):

وَرَدْتَ نَارَ الْخَلِیلِ مُكْتَتِمًا فِی صُلْبِهِ اَنْتَ كَیفَ یَحْتَرِقُ[10]

- آپ نے نارِ خلیل میں بھی ورود فرمایا۔ چونکہ آپ ان کی صلب میں مختفی تھے تو وہ کیسے جلتے۔[11]

---

[10] اشرفعلی تھانوی، **نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب**، تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور، س-ن، ص10

[11] حوالہ سابقہ، ص11

7- حضرت سیدنا عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ

آپ نے اپنے کلام میں میلادِ مصطفیٰ کا تذکرہ یوں کیا ہے:

یَا خَاتَمَ النُّبَاءِ اِنَّكَ مُرْسلٌ بِالْحَقِّ كُلَّ هُدَى السَّبِيْلِ هُدَاكَا
اِنَّ الْاِلٰهَ بَنَى عَلَيْكَ مَحَبَّةً فِي خَلْقِهٖ وَ مُحَمَّدًا سَمَّاكَا[12]

- اے خاتم الانبیاء! بے شک آپ حق کے ساتھ بھیجے گئے ہیں اور ہدایت کے تمام راستے آپ ہی کی ہدایت کا فیضان ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر اپنی مخلوق میں محبت کی بنیاد رکھی اور آپ کا نام محمد ﷺ رکھا۔

---

12 ابو محمد عبدالملک بن ہشام، **السیرۃ النبویۃ**، دار الکتاب العربی بیروت، 1990، ص 103/4

8- حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ

عشرہ مبشرہ میں شامل جلیل القدر صحابی حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رحمتِ عالم ﷺ کا میلاد اور اس کی برکات کا تذکرہ یوں بیان فرمایا ہے:

اَجَبْتُ مُنَادِیَ اللهِ لَمَّا سَمِعْتُهٗ	یُنَادِیْ اِلَی الدِّیْنِ الْحَنِیْفِ الْمُکَرَّمِ
اَلَا اِنَّ خَیْرَ النَّاسِ فِی الاَرْضِ کُلَّهُمْ	نَبِیٌّ جَلَا عَنَّا شُکُوكَ التَّرَجُّمِ
نَبِیٌّ اَتٰی وَالنَّاسُ فِیْ عُنْجُهِیَّةٍ	وَفِیْ سَدَفٍ فِیْ ظُلْمَةِ الْکُفْرِ مُعْتِمِ
فَاَقْشَعَ بِالنُّوْرِ الْمُضِیْءِ ظَلَامَهٗ	وَ سَاعَدَهٗ فِیْ اَمْرِهٖ کُلُّ مُسْلِمِ
وَخَالَفَهُ الْاَشْقَوْنَ فِیْ کُلِّ فِرْقَةٍ	فَسُحْقًا لَّهُمْ مِنْ بَعْدِ مَهْوٰی جَهَنَّمِ[13]

- میں نے اللہ کے منادی کی آواز سنی تو اس پر لبیک کہا، جو دینِ حنیفِ مکرم کی طرف بلاتا تھا۔
- سنو! بے شک روئے زمین پر سب انسانوں میں سب سے بہتر وہ نبی ہیں جنہوں نے ہمارے دلوں سے شکوک و شبہات کے اندھیرے دور کر دیے۔
- وہ نبی اس حال میں تشریف لائے جب لوگ ضد اور تکبر میں ڈوبے ہوئے تھے اور کفر کی سیاہی میں گھرے اندھیروں کے اندر چھپے ہوئے تھے۔
- تو آپ ﷺ نے اپنے روشن نور سے اس تاریکی کو دور کر دیا اور ہر مسلمان نے آپ کے کام میں آپ کی مدد کی۔
- اور ہر گروہ کے بدبخت لوگوں نے آپ کی مخالفت کی، تو ہلاکت ہو ان کے لیے، جہنم کی گہرائی میں گرنے کے بعد۔

---

[13] ابوالفتح محمد بن سید الناس، **منح المدح**، دارالفکر دمشق، 1987، ص176

9- حضرت سیدنا عبداللہ بن زبعری رضی اللہ عنہ

آپ قریش کے بہترین شاعروں میں سے ایک تھے۔ مسلمانوں کی ہجو میں شعر کہتے تھے۔ فتح مکہ کے کچھ عرصہ بعد حاضرِ دربارِ رسالت ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے اور اس وقت جو اشعار کہے ان میں سے چند یہ ہیں:

يَا رَسُولَ الْمَلِيكِ اِنَّ لِسَانِی   رَاتِقٌ مَّا فَتَقْتَ اِذْ اَنَا بُورُ

اِذْ اُجَارِی الشَّيْطَانَ فِی سَنَنِ   الْغَیِّ وَ مَنْ مَّالَ مَيْلَةً مَّثْبُورُ

آمَنَ اللَّحْمُ وَالْعِظَامُ بِمَا قُلْتَ   فَنَفْسِی الشَّهِيدُ اَنْتَ النَّذِيرُ

اِنَّ مَا جِئْتَنَا بِهٖ حَقٌّ صِدْقٌ   سَاطِعٌ نُورُهٗ مُضِیءٌ مُنِيرُ

جِئْتَنَا بِالْيَقِينِ وَالْبِرِّ وَالصِّدْقِ   وَفِی الصِّدْقِ وَالْيَقِينِ سُرُورُ

اَذْهَبَ اللّٰهُ ضَلَّةَ الْجَهْلِ عَنَّا   وَاَتَانَا الرَّخَاءُ وَالْمَيْسُورُ[14]

- اے اللہ کے رسول! بیشک میری زبان بند تھی، میں اسے کھول نہ سکا جس وقت میں ہلاکت میں تھا۔
- جب میں شیطان کے ساتھ گمراہی کی راہوں میں دوڑتا تھا۔ اور جو شخص اس کی طرف جھکا برباد ہوا۔
- میرا گوشت اور ہڈیاں آپ کے فرمان پر ایمان لائیں، پس میری جان گواہ ہے کہ آپ ہی ڈرانے والے ہیں۔

---

[14] الجزری، **اسد الغابۃ**، ص 35/3

- یقیناً آپ جو کچھ ہمارے پاس لائے وہ برحق اور سچا ہے، اس کا نور روشن اور چمکدار ہے۔
- آپ ہمارے پاس یقین، بھلائی اور سچائی لے کر تشریف لائے اور یقین و سچائی ہی میں خوشی ہے۔
- اللہ نے ہم سے جہالت کی گمراہی دور کی اور ہمیں نرمی اور آسانی عطا فرمائی۔

10- حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

امیر المؤمنین حضرت سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کا ایک طویل قصیدہ جو آپ نے غزوۂ بدر کے موقع پر لکھا تھا ملاحظہ کیجئے۔ اس میں حمد باری تعالیٰ بھی ہے اور نعتِ سرکارِ مدینہ بھی، عظمتِ صحابہ کا بیان بھی ہے اور کفار کی ذلت کی داستان بھی اور سب سے بڑھ کر لطف یہ کہ اس میں جانِ کائنات ﷺ کے میلاد کا حسین تذکرہ بھی موجود ہے:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللهَ اَبْلٰى رَسُوْلَهٗ ۔۔۔ بَلاءً عَزِيزٍ ذِي اقْتِدَارٍ وَّ ذِي فَضْلِ

بِمَا اَنْزَلَ الْكُفَّارَ دَارَ مَذَلَّةٍ ۔۔۔ فَلَاقَوْا هَوَانًا مِّنْ اَسَارٍ وَّ مِنْ قَتْلِ

فَاَمْسٰى رَسُوْلُ اللهِ قَدْ عَزَّ نَصْرُهٗ ۔۔۔ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ اُرْسِلَ بِالْعَدْلِ

فَجَاءَ بِفُرْقَانٍ مِّنَ اللهِ مُنْزَلٍ ۔۔۔ مُبَيَّنَةٍ اٰيَاتُهٗ لِذَوِي الْعَقْلِ

فَاٰمَنَ اَقْوَامٌ بِذَاكَ وَاَيْقَنُوا ۔۔۔ فَاَمْسَوْا بِحَمْدِ اللهِ مُجْتَمِعِي الشَّمْلِ

وَاَنْكَرَ اَقْوَامٌ فَزَاغَتْ قُلُوْبُهُمْ ۔۔۔ فَزَادَهُم ذُو الْعَرْشِ خَبْلًا عَلٰى خَبْلِ

وَ اَمْكَنَ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ رَسُوْلَهٗ ۔۔۔ وَقَوْمًا غِضَابًا فِعْلُهُمْ اَحْسَنُ الْفِعْلِ

بِاَيْدِيهِمْ بِيْضٌ خِفَافٌ عَصَوْا بِهَا ۔۔۔ وَقَدْ حَادَثُوهَا بِالْجِلَاءِ وَبِالصَّقْلِ

فَكَمْ تَرَكُوا مِنْ نَاشِئٍ ذِي حَمِيَّةٍ ۔۔۔ صَرِيعًا وَّ مِنْ ذِي نَجْدَةٍ مِّنْهُمْ كَهْلِ

تَبِيتُ عُيُونُ النَّائِحَاتِ عَلَيْهِمْ ۔۔۔ تَجُودُ بِاِسْبَالِ الرَّشَاشِ وَ بِالْوَبْلِ

نَوَائِحَ تَنْعٰى عُتْبَةَ الْغَيِّ وَ ابْنَهٗ ۔۔۔ وَشَيْبَةَ تَنْعَاهُ وَ تَنْعٰى اَبَا جَهْلِ

وَذَا الرِّجْلِ تَنْعٰى وَ ابْنَ جُدْعَانَ فِيهِمْ ۔۔۔ مُسَلَّبَةً حَرّٰى مُبَيَّنَةَ الثُّكْلِ

ثَوٰى مِنْهُمْ فِي بِئْرِ بَدْرٍ عِصَابَةٌ ۔۔۔ ذَوِي نَجَدَاتٍ فِي الْحُرُوبِ وَفِي الْمَحْلِ

دَعَا الْغَيُّ مِنْهُمْ مَّنْ دَعَا فَاَجَابَهٗ ۔۔۔ وَلِلْغَيِّ اَسْبَابٌ مُّرَمَّقَةُ الْوَصْلِ

فَاَضْحَوْا لَدٰی دَارِ الْجَحِیمِ بِمَعْزِلٍ   عَنِ الشَّغْبِ وَ الْعُدْوَانِ فِیْ اَشْغَلِ الشُّغُلِ[15]

- کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو ایک عزت بخشنے والی ایسی آزمائش سے گزارا جس سے صاحبِ اقتدار و صاحبِ فضل کو گزارا جاتا ہے۔
- جب اس نے کافروں کو ذلت کے گھر اتار دیا جہاں انہوں نے اسیری اور قتل کی ذلت سے ملاقات کی۔
- چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی مدد کرنے والوں کو بھی عزت نصیب ہو گئی ہے اور رسول اللہ ﷺ تو عدل کے ساتھ ہی بھیجے گئے تھے۔
- اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتاری گئی حق و باطل میں تمیز کرنے والی کتاب لے کر تشریف لائے جس کی آیات عقل والوں کے لیے واضح کر دی گئیں۔
- تو کچھ لوگوں نے اس پر ایمان قبول کیا اور اس کا یقین کر لیا تو بحمد اللہ وہ اپنی تمام پراگندہ قوتوں کو جمع کرنے والے ہو گئے۔
- اور کچھ لوگوں نے انکار کیا تو ان کے دل ٹیڑھے ہو گئے تو عرش کے مالک نے ان کی گمراہی پر اور گمراہی بڑھا دی۔
- اور بدر کے دن اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو اور ایسے غضبناک لوگوں (صحابہ کرام) کو ان پر قابو دیا جو بہترین کردار والے تھے۔
- ان کے ہاتھوں میں ہلکی پھلکی سفید تلواریں تھیں جن کے ساتھ انہوں نے وار کیے، جب کہ انہوں نے ان تلواروں کو چمکانے میں خوب وقت صرف کیا تھا۔

---

[15] ابنِ ہشام، **السیرۃ النبویۃ**، ص 360/2

- پس انہوں نے کتنے ہی جو شیلے جوانوں کو خاک پر گرا دیا اور کتنے ہی بہادر بوڑھوں کو بھی ہلاک کر ڈالا۔
- رات بھر ان پر رونے والیوں کی آنکھیں بہتی رہیں جو بارش کی طرح آنسو بہا رہی تھیں۔
- وہ نوحہ کرنے والیاں عتبہ گمراہ اور اس کے بیٹے پر نوحہ کر رہی ہیں ،شیبہ پر رو رہی ہیں اور ابو جہل کو یاد کر کے ماتم کر رہی ہیں۔
- اور ماتمی لباس میں ملبوس عورتیں ایک لنگڑے (اسود بن ابوالاسد مخزومی) اور ابن جدعان پر بھی نوحہ کرتی ہیں،ان کے اندر آگ لگی ہوئی ہے اور عزیزوں کی جدائی کا غم ان کی شکلوں پر ظاہر ہے۔
- ان کی ایک ایسی جماعت بدر کے کنویں میں پیوندِ خاک ہو گئی جو جنگوں اور مشکل وقتوں میں بہادری دکھانے والی تھی۔
- ان میں سے بہت سوں کو گمراہی نے دعوت دی تو انہوں نے قبول کر لی اور گمراہی کے بہت سے اسباب ایسے ہیں جن میں اتصال کی قوت کمزور ہے۔
- آخر وہ بھڑکتی ہوئی آگ کے گھر کے پاس چیخ و پکار اور ظلم و زیادتی سے الگ تھلگ زیادہ مصروف رکھنے والے شغل میں دن چڑھے پہنچ گئے۔

11- حضرت سیدنا کلیب بن اسد الحضرمی رضی اللہ عنہ

حضر موت میں آپ کی والدہ نے نبی کریم ﷺ کے لیے ایک لباس تیار کیا اور آپ کو دے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ حاضرِ بارگاہ ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے اور کپڑا پیش کرتے ہوئے درج ذیل نعتیہ و میلادیہ کلام کا نذرانہ بھی پیش کیا اور اپنے آقا و مولیٰ ﷺ سے دعا پائی:

اَنْتَ النَّبِیُّ الَّذِیْ کُنَّا نُخَبَّرُہٗ وَ بَشَّرَتْنَا بِهِ الْاَحْبَارُ وَ الرُّسُلُ
مِنْ دِیْنِ مَرْهُوْبٍ یَهْوِیْ فِیْ عَذَافِرِہٖ اَکِیْدُ یَا خَیْرَ مَنْ یَّحْفِیْ وَ یَنْتَعِلُ
شَهْرَیْنِ اُعْمِلُهَا نَصًّا عَلٰی وَجَلٍ اَرْجُوْ بِذَاكَ ثَوَابَ اللهِ یَا رَجُلُ[16]

- آپ وہی نبی ہیں جن کے بارے میں ہمیں بتایا جاتا رہا اور علماء اور رسول ہمیں بشارتیں سناتے رہے۔۔
- سختیوں میں ڈالنے والے دین کو چھوڑ کر میں نے آپ کو اختیار کر لیا ہے اے سب سے بہتر (نبی) جو کبھی ننگے پاؤں اور کبھی جوتے پہن کر چلتے ہیں۔
- دو مہینے تک میں نے ڈرتے ڈرتے یہ (کپڑا) تیار کیا اور اس پر میں اللہ کے اجر کی امید رکھتا ہوں۔

[16] احمد بن علی بن حجر العسقلانی، **الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ**، دار الکتب العلمیہ بیروت، 1995، ص464/5

12- حضرت سیدنا مالک بن حبیب الثقفی رضی اللہ عنہ

آپ اپنی کنیت ابو محجن سے معروف تھے۔ بہت بہادر مجاہد ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ پائے کے شاعر بھی تھے۔ درج ذیل اشعار میں اپنے جذبۂ جہاد کا بھی ذکر فرما رہے ہیں اور ساتھ ساتھ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے میلاد کی برکات بھی بتا رہے ہیں:

لَاَضْرِبَنَّ بِالْحُسَامِ الْمُرْهَفِ عَنْ دِينِ رَبٍّ مَاجِدٍ مُؤَلِّفِ

بَيْنَ قُلُوبٍ طَالَمَا لَمْ تَأْلَفِ حَتّٰى أَتَاهَا بِبَيَانٍ أَشْرَفَ

مُحَمَّدٌ ذُو الْفَضْلِ وَالتَّرَؤُّفِ مِنْ عِنْدِ رَبٍّ جَاءَ بِالتَّعَطُّفِ[17]

- میں ربِّ جلیل کے اس دین کے دفاع میں، جو بکھرے دلوں کو جوڑنے والا ہے، چمکتی ہوئی تیز دھار تلوار سے ضرور جہاد کروں گا۔
- وہ دل جو مدتوں ایک نہ ہوئے تھے، اُنھیں نبیِ برحق ﷺ نے سب سے اعلیٰ پیغام دے کر متحد کر دیا۔
- یہ محمد ﷺ ہیں، فضل و کرم اور شفقت و مہربانی والے، جو اپنے رب کی طرف سے رحمت و محبت کا پیغام لے کر تشریف لائے۔

---

[17] ابن سید الناس، **منح المدح**، ص291

13- حضرت سیدنا مالک بن نمط الہمدانی رضی اللہ عنہ

جانِ کائنات ﷺ جب تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے تو ہمدان قبیلے کا وفد آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ وفد کے ایک رکن سیدنا مالک بن نمط رضی اللہ عنہ نے کریم آقا ﷺ کو اپنا نعتیہ کلام سنایا۔ آپ ﷺ نے وفد کو جاگیریں عطا فرمائیں اور سیدنا مالک بن نمط کو ان کا امیر اور عامل مقرر فرمایا۔ حضرت سیدنا مالک بن نمط رضی اللہ عنہ کی اس وقت پڑھی گئی نعتوں میں سے ایک نعت کے آخری چند اشعار ملاحظہ کیجئے اور صحابہ کرام کی میلاد خوانی کا لطف لیجئے :

ذَکَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ فِیْ فَحْمَةِ الدُّجٰی   وَ نَحْنُ بِاَعْلٰی رَحْرَحَانٍ وَ صَلْدَدٖ

بِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْنَا مُصَدَّقٌ   رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ ذِی الْعَرْشِ مُهْتَدٖ

لَمَا حَمَلَتْ مِنْ نَاقَةٍ فَوْقَ رَحْلِهَا   اَشَدَّ عَلٰی اَعْدَائِهٖ مِنْ مُّحَمَّدٖ

وَ اَعْطَا اِذَا مَا طَالِبُ الْعُرَفِ جَائَهٗ   وَ اَمْطٰی بِحَدِّ الْمُشْرِفِی الْمُهَنَّدٖ[18]

- میں نے (کفر کے گھٹاٹوپ) اندھیرے میں اللہ کے رسول ﷺ کا ذکر کیا جب کہ ہم رحرحان پہاڑ اور اس کی چٹانوں کی چوٹی پر تھے۔
- کہ بے شک اللہ کے رسول ﷺ جو ہم میں ہیں تصدیق فرمانے والے ہیں، راہِ ہدایت دکھانے والے عرش کے مالک کے بھیجے ہوئے ہیں۔

[18] الجزری، **اسد الغابة**، ص4/275

- آج تک کسی اونٹنی کے کجاوے سے کسی شخص نے اپنے دشمنوں پر محمد ﷺ سے سخت تر حملہ نہیں کیا۔
- جب بھی کوئی مالی مدد کا طالب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی کریم نہیں ہوتا۔اور جب آپ مشرفی ہندی تلوار سے ضرب لگاتے ہیں تو ایسی کاری ضرب اور کوئی نہیں لگا سکتا۔

14- حضرت سیدنا مسلمہ بن ھُزان رضی اللہ عنہ

آپ فتح مکہ کے بعد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے اور بہت خوبصورت کلام سنایا۔ چند شعر یہاں نقل کیے جاتے ہیں جن میں پیارے آقا ﷺ کی تشریف آوری کا تذکرہ بھی شامل ہے:

حَلَفْتُ بِرَبِّ الرَّاقِصَاتِ اِلٰی مِنًی طَوَالِعَ مِنْ بَیْنِ الْقَصِیْمَةِ بِالرَّکْبِ

بِاَنَّ رَسُوْلَ اللهِ فِیْنَا مُحَمَّدٌ لَهُ الرَّاْسُ وَالْقُدْمُوْسُ مِنْ سَلَفِیْ كَعْبِ

اَتَانَا بِبُرْهَانٍ مِّنَ اللهِ قَابِسٍ اَضَاءَ بِهِ الرَّحْمٰنُ مِنْ ظُلْمَةِ الْكَرْبِ

اَعَزَّ بِهِ الْاَنْصَارَ لَمَّا تَقَارَنَتْ صُدُوْرُ الْعَوَالِیْ فِی الْحَنَادِسِ وَ الضَّرْبِ[19]

- قصیمہ سے سواروں کو لے کر منیٰ جانے والی رقص کرتی اونٹنیوں کے رب کی قسم۔
- اللہ کے رسول ہم میں محمد ﷺ ہی ہیں، کعب سے ہی ان کی سرداری اور بزرگی چلی آرہی ہے۔
- آپ اللہ کی طرف سے ہمارے پاس ایسی روشن دلیل لے کر تشریف لائے جس کے ذریعے رحمٰن نے غم کے اندھیروں کو روشن کر دیا۔
- اللہ نے آپ ﷺ کے ذریعے انصار کو عزت دی جب تاریکیوں اور لڑائی کی شدت میں نیزے ایک دوسرے کے بالمقابل ہوگئے۔

---

[19] العسقلانی، **الاصابة**، ص93/6

15- حضرت سیدنا نابغہ الجعدی رضی اللہ عنہ

آپ نے جاہلیت اور اسلام دونوں میں طویل وقت گزارا۔ ایک روایت کے مطابق 240 برس عمر پائی اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے عہد تک زندہ رہے۔ دورِ جاہلیت میں بھی دینِ ابراہیمی کے پیروکار رہے، توحیدِ باری تعالیٰ کے قائل تھے اور روزے رکھتے تھے۔ آپ نے حاضرِ دربارِ رسالت ہو کر اسلام قبول کیا اور اپنا نعتیہ قصیدہ سنایا۔ چند اشعار ذیل میں دیئے جا رہے ہیں پڑھیے اور بیانِ میلاد کا لطف اٹھایئے:

اَتَیۡتُ رَسُولَ اللهِ اِذۡ جَآءَ بِالۡهُدٰی وَ یَتۡلُوۡا کِتَابًا کَالۡمَجَرَّةِ نَیِّرًا

بَلَغۡنَا السَّمَآءَ مَجۡدُنَا وَ جُدُوۡدُنَا وَ اِنَّا لَنَرۡجُوۡ فَوۡقَ ذٰلِكَ مَظۡهَرًا

- جب رسول اللہ ﷺ ہدایت لے کر تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ایسی کتاب پڑھتے ہیں جو کہکشاں کی طرح روشن ہے۔
- ہماری عزت اور حرمت آسمان تک پہنچ گئی، اب ہم اس سے بڑھ کر ایک اور مقام کے آرزومند ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا کہ وہ کون سا مقام ہے۔ حضرت نابغہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! جنت، آپ ﷺ نے فرمایا درست، ان شاء اللہ۔ پھر انہوں نے درج ذیل دو شعر پڑھے:

وَ لَا خَيْرَ فِيْ حِلْمٍ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَّهٗ بَوَادِرُ تَحْمِيْ صَفْوَةً اَنْ يُّكَدَّرَا
وَ لَا خَيْرَ فِيْ جَهْلٍ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَّهٗ حَلِيْمٌ اِذَا مَا اَوْرَدَ الْاَمْرَ اَصْدَرَا[20]

- اس حلم میں کوئی بھلائی نہیں جس کے ساتھ ایسے محافظ نہ ہوں جو اس کے اجلے پن کو گدلا ہونے سے بچالیں۔
- اور اس جہالت میں کوئی بھلائی نہیں جس کے ساتھ وہ حلم نہ ہو کہ جب اسے کوئی کٹھن منزل پیش آئے تو وہ اسے سلامتی کے ساتھ باہر نکال لائے۔

جانِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے پتے کی بات کی، اللہ تیرے چہرے کو رسوانہ کرے۔

[20] الجزری، **اسدالغابة**، ص516/4

مدینہ طیبہ میں تشریف آوری پر کلامِ صحابہ

1- حضرت سیدنا ابو قیس صِرمہ بن ابی انس رضی اللہ عنہ

زمانۂ جاہلیت میں آپ نے بت پرستی ترک کر کے رہبانیت اختیار کر لی تھی۔ فرماتے تھے میں رب ابراہیم کی عبادت کرتا ہوں۔ مصطفیٰ کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ سچی بات کہنے کی خاص مہارت رکھتے تھے۔ رمضان المبارک کی راتوں میں کھانا پینا آپ ہی کی برکت سے حلال ہوا جیسا کہ سورۃ البقرہ آیت 187 کے شانِ نزول سے واضح ہے۔ حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فنِ شاعری سیکھنے آپ کے پاس جایا کرتے تھے۔ آپ کے حمد و نعت کے کچھ نمونے سیرت ابنِ ہشام میں موجود ہیں۔ ایک نعت کے کچھ منتخب میلادیہ اشعار ملاحظہ کیجئے مگر اس کلام سے پہلے امام ابنِ ہشام نے جو جملہ لکھا ہے اس کا مزہ لینا بھی مت بھولیے گا۔ لکھتے ہیں :

ابو قیس صرمہ نے اس اعزاز کا ذکر کرتے ہوئے جو انہیں اسلام کے سبب سے حاصل ہوا اور اس خصوصیت کا تذکرہ کرتے ہوئے جو رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کے سبب انہیں حاصل ہوئی تھی کہا ہے۔

فَلَمَّا اَتَانَا اَظْهَرَ اللّٰهُ دِينَهٗ ۔۔۔ فَاَصْبَحَ مَسْرُوْرًا بِطِيْبَةَ رَاضِيًا

وَ اَلْفٰى صَدِيقًا وَاطْمَاَنَّتْ بِهِ النَّوٰى ۔۔۔ وَكَانَ لَهٗ عَوْنًا مِنَ اللّٰهِ بَادِيًا

يَقُصُّ لَنَا مَا قَالَ نُوْحٌ لِقَوْمِهٖ ۔۔۔ وَمَا قَالَ مُوسٰى اِذَا اَجَابَ الْمُنَادِيًا

فَاَصْبَحَ لَا يَخْشٰى مِنَ النَّاسِ واحِدًا ۔۔۔ قَرِيبًا وَّ لَا يَخْشٰى مِنَ النَّاسِ نائِيًا

بَذَلْنَا لَهُ الْاَمْوَالَ مِنْ حَلِّ مالِنَا وَ اَنفُسَنَا عِندَ الوَغٰى وَالتَّاسِيًا
وَنَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ لَا شَیْءَ غَیْرُهٗ وَنَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَفْضَلُ هَادِيًا
نُعَادِی الَّذِی عَادٰی مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ جَمِيعًا وَّ اِنْ كَانَ الْحَبِيْبُ الْمُصَافِيًا[21]

- جب نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو اللہ نے اپنے دین کو غلبہ عطا فرمایا اور آپ خوش ہوگئے اور مدینہ طیبہ میں راضی و مطمئن ہوگئے۔
- اور آپ ﷺ نے ایسا دوست قبیلہ پالیا جس سے آپ کی غریب الوطنی کو اطمینان حاصل ہوا اور آپ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایسے مددگار تھے کہ آپ کی مدد بالکل ظاہر تھی۔
- آپ ﷺ ہمیں وہ باتیں سناتے ہیں جو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمائیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (فرعون کے دربار کے) پکارنے والے کے جواب میں ارشاد فرمائیں۔
- آپ ﷺ لوگوں میں سے کسی ایک سے بھی نہیں ڈرتے خواہ وہ قریب والا ہو یا دور والا۔
- ہم نے خوش دلی کے ساتھ اپنے حلال مال آپ پر نچھاور کیے اور معرکے کے وقت اپنی جانیں آپ پر نثار کیں اور صبر کیا۔
- ہم جانتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی چیز (معبود) نہیں اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ اللہ ہی سب سے بہتر ہدایت دینے والا ہے۔
- تمام لوگوں میں سے جس نے حضور ﷺ سے دشمنی کی ہم بھی اس کے دشمن ہیں، اگرچہ وہ دشمن جگری دوست ہی کیوں نہ ہوں۔

[21] ابنِ ہشام، **السیرۃ النبویۃ**، ص 154/2

2- حضرت سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا میلادی کلام پیچھے گزر چکا۔ آیئے مدینہ طیبہ میں آپ ﷺ کی آمد کا منظر نامہ بھی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی زبانِ حق ترجمان سے سنیے:

لَقَدْ خَابَ قَوْمٌ غَابَ عَنْهُمْ نَبِیُّهُمْ	وَ قُدِّسَ مَنْ یَّسْرِیْ اِلَیْهِمْ وَیَغْتَدِ
تَرَحَّلَ عَنْ قَوْمٍ فَضَلَّتْ عُقُولُهُمْ	وَحَلَّ عَلٰی قَوْمٍ بِنُورٍ مُجَدَّدِ
هَدَاهُمْ بِهٖ بَعْدَ الضَّلَالَةِ رَبُّهُمْ	وَاَرْشَدَهُمْ مَنْ یَّتْبَعِ الْحَقَّ یُرْشَدِ
وَهَلْ یَسْتَوِیْ ضُلَّالُ قَوْمٍ تَسَفَّهُوْا	عَمًی وَّ هُدَاةٌ یَهْتَدُونَ بِمُهْتَدِ
لَقَدْ نَزَلَتْ مِنْهُ عَلٰی اَهْلِ یَثْرِبٍ	رِکَابُ هُدًی حَلَّتْ عَلَیْهِمْ بِاَسْعُدِ
نَبِیٌّ یَرٰی مَا لَا یَرَی النَّاسُ حَوْلَهٗ	وَ یَتْلُوْا کِتَابَ اللهِ فِی کُلِّ مَسْجِدِ
وَاِنْ قَالَ فِی یَوْمٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ	فَتَصْدِیقُهَا فِی الْیَوْمِ اَوْ فِیْ ضُحَی الْغَدِ
لِیَهْنِ اَبَابَکْرٍ سَعَادَةٌ جَدِّهٖ	بِصُحْبَتِهٖ مَنْ یُّسْعِدِ اللهِ یُسْعَدِ[22]

- بیشک وہ لوگ (قریشِ مکہ) خائب و خاسر ہوئے جن سے ان کا نبی دور ہو گیا، اور وہ لوگ پاکیزہ و بابرکت ہوئے جن کی طرف وہ نبی صبح و شام تشریف لے جاتے ہیں (یعنی انصار)۔
- اس نبی نے ایک ایسی قوم سے کوچ کیا جن کی عقلیں گمراہ ہو چکی تھیں اور ایک دوسری قوم میں ایک نئے نور کے ساتھ اترے۔

[22] حسان بن ثابت، **دیوان حسان بن ثابت**، ص59

- ان کے رب نے ان کی گمراہی کے بعد اس نور کے وسیلے سے انہیں ہدایت دی، اور جو حق کی اتباع کرے گا ہدایت پائے گا۔
- کیا وہ گمراہ جنہوں نے اندھے بن کر حماقت کو اپنا لیا ان کے برابر ہو سکتے ہیں جو ہدایت یافتہ، ہدایت دینے والے کے ساتھ چلتے ہیں
- مدینہ والوں پر ہدایت کا قافلہ سعادتوں اور برکتوں کو لے کر اترا ہے۔
- نبی کریم ﷺ کو وہ چیزیں نظر آتی ہیں جو ان کے پاس بیٹھنے والے نہیں دیکھ پاتے، وہ ہر مجلس میں (لوگوں کے سامنے) اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں۔
- اور اگر وہ کوئی غیب کی خبر سناتے ہیں تو آج ہی یا کل صبح تک اس کا صدق ظاہر ہو جاتا ہے۔
- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی صحبت کی وجہ سے جو سعادت حاصل ہوئی ہے وہ ان کو مبارک ہو، اور جسے اللہ خوش نصیب کرے وہ ضرور خوش نصیب ہو گا۔

3- مدنی بچیوں کا استقبالی ترانہ

سرورِ عالم نورِ مجسم شفیعِ معظم ﷺ جب مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے تو بچیوں نے اس ترانے کے ساتھ آپ کا استقبال کیا:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعٰى لِلّٰهِ دَاعِ
اَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ[23]

- وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر چودھویں کا چاند طلوع ہو گیا ہے۔
- جب تک اللہ کو پکارنے والا اسے پکارتا رہے گا ہم پر واجب ہے کہ اس نعمت کا شکر ادا کرتے رہیں۔
- اے ہمارے پاس نبی بن کر تشریف لانے والے! آپ وہ دین لے کر تشریف لائے جو اطاعت کے قابل ہے۔

---

[23] محمد بن عبدالباقی الزرقانی، **شرح العلامة الزرقانی علی المواهب اللدنية بالمنح المحمدية**، دارالکتب العلمیہ بیروت، 1996، ص165/2

ماخذ و مراجع

- ابو الحسن علی بن محمد الجزری، **اسد الغابة فی معرفة الصحابة**، بیروت: دارالفکر، 1970ء
- یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر، **الاستیعاب فی معرفة الاصحاب**، قاہرہ: مرکز ھجر للبحوث والدراسات العربیۃ والاسلامیہ، 2019ء
- ابو محمد عبدالملک بن ہشام، **السیرۃ النبویة**، بیروت: دارالکتاب العربی، 1990ء
- ابو عبداللہ الحاکم، **المستدرک علی الصحیحین**، قاہرہ: دارالحرمین، 1997ء
- حسان بن ثابت الانصاری، **دیوان حسان بن ثابت**، بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1994ء
- محمد بن عبدالباقی الزرقانی، **شرح العلامة الزرقانی علی المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة**، بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1996
- ابوالفتح محمد بن سیدالناس، **منح المدح**، دمشق: دارالفکر، 1987ء
- اشرف علی تھانوی، **نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب**، لاہور: تاج کمپنی لمیٹڈ، س-ن

ء



مجاہدِ اہلِ سنت علامہ قاری محمد یٰسین چوہان رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علمائے اہلِ سنت کے ایمان افروز خطابات سے مستفید ہونے اور غیر پیشہ ور نعت خوان حضرات کی پڑھی ہوئی نعتیں سننے کے لیے دیکھتے رہیے۔

www.youtube.com/fikrerazapakistan

مسلکِ حق اہلِ سنت و جماعت کی تعلیمات سے آشنائی کے لیے درج ذیل لنک پر موجود علمائے اہلِ سنت کی قلمی نگارشات کا مطالعہ کیجیے۔

www.archive.org/details/@fikr_e_raza _pakistan

مجاہدِ اہلِ سنت

0312 5055259